



سوال

(539) حق مہر میں مرد کا اور چھوٹی لڑکی کا حق؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت انتقال کرنے سے پیشتر وصیت کر گئی۔ کہ میرا مہر میرے والد کو دینا کیا اس کے مہر میں مرد کا اور اس کی ایک موجودہ چھوٹی لڑکی کا حق نہیں ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وصیت مذکورہ غلط ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ وارث کے لئے وصیت جائز نہیں۔ ماں کی ہچھٹا حصہ۔ خاوند کا چوتھا اور لڑکی کو نصف ملے گا۔ تقسیم ہوگی گیارہ عدد حصص سے جن میں 6 لڑکی کے تین مرد کے اور 2 ماں کے۔

دریافت

الحدیث میں بحجاب نمبر 54 (مذکورہ بالا) آپ نے ارقام فرمایا ہے کہ ماں کو ہچھٹا خاوند کو چوتھا لڑکی کو نصف حصہ اور اس کے بعد آپ نے گیارہ سے تقسیم کرنے کر لکھا ہے۔ سو گیارہ کے نصف 1 بٹہ 53 ہوتے ہیں۔ آپ نے 6 حصے لڑکی کو کیسے دلائے کیا لڑکی کو 6 حصے دینے سے اور کسی کی حق تلفی تو نہ ہوگی۔ اور گیارہ حصہ کی کیا ضرورت ہے اس کو آپ قرآن و حدیث سے مدلل فرمائیے۔

جواب۔ ایسے مسئلہ کو علم میراث میں ردیہ کہتے ہیں۔ اس کی تقسیم اسی طرح ہوتی ہے۔ کہنے میں ہی آتا ہے۔ کہ لڑکی کو نصف خاوند کو چوتھائی مگر دراصل اس کے کچھ زائد ہوتا ہے۔ اہل علم اس کی وجہ جانتے ہیں العلم عند اللہ۔ (الحدیث 9 جمادی الاخریٰ 1339 ہجری)

تشریح

اس کی تشریح مطابق بیان (1) سراجیوں ہے۔ زوج ایک بٹہ چار بنت 9 ام 3 سولہ سے مسئلہ کیا جائے چار شوہر کو 9 لڑکی کو 3 ماں کو دیا جائے۔ (عبدالرحمان بخوادی)



1- تشریح - مطابق سرامی اس قول کی بنا پر جو زوجین کے رد کے قائل نہیں ہیں میں نے لکھی ہے مگر حقیقت میں زوجین کے رد کا کوئی مانع نہیں ہے۔ اگر رد کا مسئلہ صحیح ہے۔ تو زوجین پر بھی صحیح ہے۔ مولانا مرحوم کے جواب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زوجین کے رد کے قائل تھے میں بھی اس سے موافقت کرتا ہوں۔ اس بناء پر مولانا کا مسئلہ اسے قائم کرنا صحیح ہے۔ (عبدالرحمن بجاوی)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 497

محدث فتویٰ